جلد ۲۶ | مورخہ ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲ مارچ ۱۹۳۸ء | نمبر ۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ فروری۔ آج تقریباً ۹ بجے صبح سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بذریعہ موٹر بغرض تبدیلی آب و ہوا چنیوٹ تشریف لے گئے مقامی امیر حضور نے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو مقرر فرمایا۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی حال بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج حافظ مبارک احمد صاحب لیکچرار جامعہ احمدیہ نے اپنی دعوتِ ولیمہ میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی دل محمد صاحب کو آنبہ ضلع شیخوپورہ بسلسلہ تبلیغ اور مہاشہ محمد عمر صاحب اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری کو دھرم کوٹ رندھاوا جہاں آریوں کا جلسہ ہے۔ بھیجا گیا۔

چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب ایگزیکٹو آفیسر قصور کے مدعو کرنے پر قادیان کی کرکٹ ٹیم نے قصور جا کر قصور کلب کے ساتھ میچ کھیلا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ

تو دنیا میں ایسے طور پر رہ۔ کہ گویا تو ایک غریب الوطن۔ بلکہ راہرو ہے۔

"کوئی تیس سال کا عرصہ گزرا۔ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا۔ کہ بٹالہ کے مکانات میں ایک حویلی ہے۔ اس میں ایک سیاہ کمبل پر میں بیٹھا ہوں۔ اور لباس بھی کمبل ہی کی طرح کا پہنا ہوا ہے۔ گویا کہ دنیا سے الگ ہوا ہوں۔ اتنے میں ایک لمبے قد کا شخص آیا۔ اور مجھے پوچھتا ہے کہ میرزا غلام احمد غلام مرتضٰے کا بیٹا کہاں ہے؟ میں نے کہا۔ میں ہوں۔ کہنے لگا۔ کہ میں نے آپ کی تعریف سُنی ہے۔ کہ آپ کو اسرارِ دینی اور حقائق اور معارف میں بہت دخل ہے۔ یہ تعریف سُنکر ملنے آیا ہوں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے کیا جواب دیا۔ اس پر اس نے آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور بہہ کر رخسار پر پڑتے تھے۔ ایک آنکھ اُوپر تھی۔ اور ایک نیچے۔ اور اس کے مونہہ سے حسرت بھرے یہ الفاظ نکل رہے تھے۔ "تہیدستانِ عشرت را" اس کا مطلب میں نے یہ سمجھا۔ کہ یہ مرتبہ انسان کو نہیں ملتا جب تک کہ وہ اپنے اوپر ایک ذبح اور موت وارد نہ کرے۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۶۱۵)

نمائندگان مجلس مشاورت کے لئے ضروری اعلان

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے لئے ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء سے کئی بار اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے انتخابات نمائندگان کی اطلاعات دفتر میں پہونچی ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ جلد سے جلد نمائندگان کی اطلاعات بھجوائیں۔ اور ساتھ ہی اس امر کی بھی تصدیق ہونی چاہیئے کہ یہ انتخاب حسب شرائط مندرجہ الفضل ہے۔ پرائیویٹ سکرٹری

ضروری اعلان برائے جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سالانہ اجلاس تعطیلات محرم میں مورخہ ۱۱ مارچ کو بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مسجد انجمن احمدیہ جہانگیر پورہ شہر پشاور میں منعقد ہو کر ۱۲ مارچ دوپہر تک جاری رہے گا۔ جس میں علاوہ دیگر تجاویز کے انجمن کے امیر اور عہدہ داروں کا سہ سالہ انتخاب بھی ہوگا۔ اس لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان انجمن ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ تاریخ اور وقت مقررہ پر تشریف لاکر شمولیت فرمائیں۔ رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ سکرٹری ضیافت انجمن ہے۔

اگر کوئی امیر یا پریذیڈنٹ کسی اہم مجبوری کی وجہ سے شمولیت اختیار نہ کر سکے تو جماعت کی طرف سے اپنا نمائندہ شمولیت کے لئے بھیج دیں۔ جس کے پاس اس قسم کی ایک تحریر لازمی ہوگی۔

جس جماعت میں امیر یا پریذیڈنٹ نہ ہوں۔ تو اس جماعت کا جنرل سکرٹری یا جن کو جماعت منتخب کرے۔ بطور نمائندہ شامل ہو۔ عہدہ داران مجلس عاملہ پراونشل انجمن کسی کو اپنے عہدہ کی حیثیت سے اپنا نمائندہ نہیں کر سکتے۔ خود شمولیت فرمائیں۔

نوٹ۔ نمائندگان کو آمد و رفت کا خرچ دیا جائے گا۔

خاکسار شمس الدین فنانشل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

قابل توجہ بقایاداران موصیان حصہ آمد

اب صرف دو ماہ اس سال کے باقی ہیں۔ ۳۰ر اپریل کو سال ختم ہو جائے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ بقایاداران موصیان حصہ آمد کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنا اپنا بقایا بہت جلد ادا فرمائیں۔ جس موصی حصہ آمد کے ذمہ چھ ماہ کا بقایا ہوگا۔ اس کی وصیت بمراد منسوخی مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے گی۔ بقایاداران موصی صاحبان خاص توجہ فرمائیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواست ہائے دعاء

چودہری مولاداد خان صاحب قادیان درد گردہ کے باعث سخت بیمار ہیں۔ بابو بڈھ دین صاحب لدھیانہ کی اہلیہ کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مرید کے عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ حاجی محمد صاحب پٹواری سرحد کی اہلیہ دو ماہ سے بیمار ہے۔ احمد علی صاحب پسر مولوی حسن علی صاحب مرحوم کی والدہ صاحبہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اور اب نور ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ مولوی معین الدین صاحب مردان جن کے مقدمہ کی تاریخ ۳ مارچ ہے مقدمہ میں کامیابی کے لئے اور ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب مقرب بنگالہ خورد مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

جواں ہمت احباب جماعت سے خطاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت سے جماعت احمدیہ میں تبلیغی و سیاسی حقیقی احمدی نقطہ نگاہ کی ترویج و تعلیم کی غرض سے ایک اہم مجلس کی طرح ڈالی گئی ہے۔ جو شیخ مصری وغیرہ کے اعتراضات کی تحقیق و تدقیق اور ان کے مناسب جوابات تیار کرنے میں مصروف ہے۔ چنانچہ اس مجلس کے زیر اہتمام ایک ٹریکٹ بعنوان "شیخ عبد الرحمن مصری کا صحیح طریق فیصلہ سے فرار" شائع بھی ہو چکا ہے۔ (دوسرا ٹریکٹ عنقریب شائع ہوگا)

ہر مقام کے جواں ہمت احباب ہاں ایسے احباب جو اپنے دل میں اس فتنہ کے فرو کرنے کے لئے ایک تڑپ رکھتے ہیں۔ جو فتنہ حاضرہ کے استیصال کے کار خیر میں حصہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور جو سلسلہ کی ترقی و بہبود کے لئے ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آگے بڑھیں اور اپنے ہاں اس مجلس کی شاخیں قائم کریں۔ ممبر بنائیں۔ اور خاکسار کو ان کے متعلق اطلاع دیں۔ تا وہ اس لٹریچر کو جو اس مجلس کی طرف سے شائع کیا جائے۔ خرید کر احباب جماعت میں بکثرت تقسیم کریں۔

مذکورۃ الصدر ٹریکٹ جو جریدہ "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے کی ابھی کچھ تعداد باقی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ بشرح ذیل خرید کر اسے بکثرت شائع کریں۔ چھ عدد ۲ر۔ بارہ عدد ۴ر۔ پچیس عدد ۸ر۔ سو عدد ۱۲ر

خاکسار۔ خالد بی۔ اے (آنرز) مولوی فاضل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

۶ر مارچ ۱۹۳۸ء کا یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کے لئے ۶ر مارچ ۱۹۳۸ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر مقام کی احمدی جماعت کو اپنے اپنے مقام کے مناسب پروگرام تجویز کر کے اس پر عمل کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔

یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ تبلیغ اسلام نہایت ہی احسن اور عمدہ طریق سے کی جائے۔ تبلیغی گفتگو میں کسی کی دل آزاری کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیئے اور اگر کوئی درشتی اور سختی سے بھی پیش آئے۔ تو اسے برداشت کرنا چاہیئے۔ اور اعلےٰ اسلامی اخلاق کا اظہار کرنا چاہیئے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن پر تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائیگا اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں اور جماعت کے افراد سے خطاب

معاوضوں کی تعیین اور چندوں کی حد بندی بالکل غلط اصول ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۳۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج نزلہ اور گلے میں خراش کی وجہ سے میں زیادہ بول نہیں سکتا۔ علاوہ ازیں دائیں پاؤں میں

دردِ نقرس کا دورہ

ہو گیا ہے۔ اس لئے زیادہ کھڑا ابھی نہیں ہو سکتا۔ اس وجہ سے میں آج بہت ہی چھوٹا خطبہ کہنا چاہتا ہوں:۔

میں نے پچھلے خطبہ میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ منہاجِ نبوت کے مطابق جو انتظام ہوتا ہے۔ وہ اور قسم کا ہوتا ہے۔ اور مغربی اصول کے مطابق اور قسم کا۔ منہاجِ نبوت کے مطابق جو انتظام ہوتا ہے۔ اس میں نہ کام کرانے والے کوئی معاوضہ مقرر کرتے ہیں۔ اور نہ کام میں مدد کرنے والے کوئی حد بندی لگاتے ہیں۔ منہاجِ نبوت کے مطابق نہ تو یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص

دین کی ضرورت

کے وقت ایک پیسہ۔ یا دھیلہ یا دمڑی فی روپیہ چندہ دے۔ اور نہ یہ شرط ہوتی ہے۔ کہ کوئی شخص چار پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے۔ بلکہ زکوٰۃ مقررہ اور مفروضہ اور صدقاتِ مقررہ کے بعد ہر انسان کا یہ فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنی طاقت اور اسلام اور

سلسلہ کی ضرورت کے مطابق چندہ

دے۔ اسی طرح جو لوگ کام کرتے ہیں ان کا معاوضہ مقررہ شرحوں پر نہیں ہوتا۔ بلکہ حسب استطاعت سلسلہ بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ کوئی شخص بھی اپنے گھر کا بجٹ بناتے ہوئے کبھی یہ فیصلہ نہیں کیا کرتا۔ کہ میں اپنی بیوی بچوں کی بیماری پر اس قدر رقم خرچ کرونگا۔ اس سے زیادہ خرچ کی اگر ضرورت پڑی۔ تو انکار کر دوں گا۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ

اسلام کی خدمت کیلئے حد بندی

کی جائے۔ اسی طرح کوئی زمیندار کبھی یہ نہیں کہتا۔ کہ میں اپنی زمین پر محنت اس صورت میں ہی کر سکتا ہوں۔ کہ جب دس روپیہ ماہوار مجھے معاوضہ ملے۔ بسا اوقات اس کی زمینداری نقصان پر جا رہی ہوتی ہے۔ اور وہ کہیں باہر جا کر زمین کی آمد سے زیادہ کما سکتا ہے۔ مگر وہ اسے چھوڑتا نہیں۔ ہر وقت جتا رہتا ہے۔ بیل سے بھی زیادہ محنت کرتا ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ سمجھتا ہے۔ یہ میری زمین ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کے ساتھ یہ شرط کریں۔ کہ اگر ہمارا اتنا گریڈ ہو۔ یا اتنی رقم دی جائے۔ تو ہم کام کریں گے۔ ورنہ نہیں۔ اسی طرح چندہ کی حد بندی خواہ وہ قلیل ہو۔ یا کثیر

غیریت پر دلالت

کرتی ہے۔ نہ کہ تعلق پر۔ اور اللہ تعالےٰ اور بندہ کا معاملہ آپس میں ایسا ہونا چاہیئے کہ جو تمام تعلقات سے زیادہ مضبوط اور تمام قرابتوں سے زیادہ قرب والا ہو۔ آقا اور ملازم والا معاملہ نہیں ہونا چاہیئے۔

میں نے گزشتہ خطبہ میں کارکنوں کے معاوضہ کے متعلق جو بات کہی مجھے خوشی ہے۔ کہ اس پر کئی

کارکنوں نے لبیک کہا ہے

بعض نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ ہم پہلے ہی صدر انجمن کے ساتھ اپنا تعلق ملازمت کا نہیں سمجھتے تھے۔ اور بعض نے یہ کہ ہم نے اب فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ہم انجمن کے ساتھ اپنا تعلق تنخواہوں یا گریڈوں والا نہیں رکھیں گے۔ بلکہ جو کچھ بھی گزارہ کے لئے ہمیں دیا جائے گا۔ اسے قبول کر لیں گے:۔

اس کے مقابلہ میں مَیں جماعت سے بھی یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان کی ذمہ واری بھی اسی رنگ کی ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ چندہ ایک آنہ فی روپیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کب مقرر کیا تھا۔ یا پانچ پیسے کب مقرر کئے ہیں۔

دوسرا کہتا ہے۔ کہ جب میں نے پانچ پیسہ فی روپیہ کی شرح سے چندہ دے دیا۔ تو جب تک دوسرا جو بالکل ہی نہیں دیتا۔ اتنا ہی ادا نہ کرے۔ میری ذمہ داری نہیں بڑھ سکتی۔ حالانکہ یہ طریق تو ع دیکھ لو سر کار ہمیں ہیں شرط یہ بھی نہیں دالا ہے۔ اور

آقا اور ملازم والا تعلق

ہے۔ محب اور محبوب کا نہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ سے ہمارے تعلقات آقا و ملازم والے ہوں۔ تو ہمیں بھی اس سے آقا والے سلوک کی ہی امید رکھنی چاہیئے۔ اور یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ

کے ماتحت ہم سے سلوک کرے گا۔ ہماری لاکھوں خطائیں اور گناہ ایک توبہ سے معاف کر دے گا۔ کوئی آقا ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ تم اس کا کروڑ روپیہ کا نقصان کر دو۔ اور پھر یہ کہکر اچھا جی معاف کر دیں۔ اس سے معافی بھی لے لو۔ لیکن کوئی انسان جو ساری عمر اللہ تعالےٰ کی نافرمانیاں کرتا رہا ہے اگر مرنے سے کچھ دیر پہلے بھی سچی توبہ کرے۔ اور اپنے

اعمال پر ندامت کا اظہار

کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے معاف کر دیتا ہے۔ کوئی آقا اپنے ملازم کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں کرتا۔ یہ محب اور محبوب والا معاملہ ہے۔ محب اور محبوب دونوں کو یہ لو لگی ہوتی ہے۔ کہ ایک دوسرے سے مل جائیں۔ خواہ کسی طرح ملیں۔ اور چاہے ان میں سے کسی کو دینا ہی کیوں نہ پڑے۔ اس لئے جب انسان کسی وقت بھی یہ خواہش کرتا ہے کہ میں اپنے خدا سے ملنا چاہتا ہوں تو خدا تعالےٰ جھٹ اسے اپنے سینہ سے چمٹا لیتا ہے۔ کوئی جرنیل کسی بادشاہ کا کوئی علاقہ دشمن کے ہاتھ بیچ دے اور پھر آکر کہے۔ کہ مجھے معاف کر دیا جائے۔ تو بادشاہ اسے کبھی معاف

نہیں کرے گا۔ بلکہ فوراً اسے پھانسی پر لٹکا دے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ کا بندہ کتنا بھی نقصان کرنے کے بعد جب خدا تعالےٰ کے دربار میں پہونچتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ اچھا تم سے جو نقصان ہوا۔ اس کا انتظام میں خود کر لوں گا۔ اور تمہیں معاف کرتا ہوں۔ پس جماعت کو بھی

اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے

اور کارکنوں کو بھی۔ کارکنوں کو اپنے کام کی بنیاد اس امر پر نہ رکھنی چاہیئے کہ ہم اتنی تنخواہ اور اتنا گریڈ لیں گے اور جماعت کو اپنے تعلقات کی بنیاد بھی اس امر پر نہ رکھنی چاہیئے۔ کہ ہم اتنے آنے یا اتنے پیسے چندہ دیں گے کیونکہ

سوال آنوں یا پیسوں کا نہیں بلکہ ضرورت کا ہے

جب ضرورت کم ہو کم دیں۔ اور جب زیادہ ہو زیادہ۔

اس کے بعد میں اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ میں جماعت کی اصلاح کے متعلق بعض اور باتوں پر بھی غور کر رہا ہوں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ انہیں

مجلس شوریٰ

میں پیش کروں۔ اور احباب سے ان کے متعلق مشورہ لوں۔ ان باتوں میں سے بعض نتائج کے لحاظ سے اور بعض ضرورت کے لحاظ سے نہایت اہم ہیں۔ ممکن ہے۔ جماعت کے مشورہ کے ماتحت میں ان میں کوئی تبدیلیاں بھی کروں۔ لیکن بہر حال بعض نہایت اہم سوالات میرے سامنے ہیں۔ جنکے متعلق میں مشورہ لینا چاہتا ہوں۔ اس کے متعلق دوستوں کو دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی

صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی توفیق

دے۔ اور جو نمائندے آئیں۔ ان کو بھی۔ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے علاوہ میرے ساتھ تعلق کی بناء پر ہر شخص مجھے مشورہ دے سکتا ہے۔ اور جب ایجنڈا شائع ہو جائے۔ تو جو سمجھے۔ کہ ان میں سے کسی امر کے متعلق وہ اپنے تجربہ یا علم کی بناء پر کوئی مشورہ دے سکتا ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ دے دے۔ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر تو میری حیثیت اس مجلس کے صدر کی بھی ہوتی ہے۔ اور اس وقت انہی سے مشورہ لے سکتا ہوں۔ جو وہاں موجود ہوں۔ دوسروں سے نہیں۔ لیکن وہاں سے باہر نکلتے ہی ہر احمدی کا تعلق مجھ سے ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ کسی نمائندہ کا۔ اس لئے جو چاہے مجھے مشورہ دے سکتا ہے ؛

میں سمجھتا ہوں۔ ہمارے کاموں میں

کئی قسم کی اصلاحوں کی ضرورت

ہے۔ بعض مجبوریاں بھی درپیش ہیں جن کے ماتحت بعض کاموں کی شکلیں تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہماری مشکلات بڑھتی جائیں گی۔ اور یا پھر ہماری کامیابی میں تاخیر ہوتی جائے گی۔ بعض باتیں اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہیں۔ مگر مجبوریاں انہیں چھڑا دیتی ہیں۔ اور بعض مفید ہوتی ہیں۔ مگر ان پر عمل کا وقت نہیں آیا ہوتا۔ پس ہمیں اللہ تعالےٰ پر نگاہ رکھتے ہوئے اپنے کاموں میں آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں اگر بعض کاموں کی صورت میں تبدیلی بھی کرنی پڑے۔ تو کرنی چاہیئے

نیکی ہمیشہ موقعہ کے مطابق ہوتی ہے

مثلاً روزہ بے شک ترقی کا موجب ہے۔ لیکن جہاد کے موقعہ پر ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج روزہ نہ رکھنے والے روزہ داروں سے بڑھ گئے۔ کیونکہ روزہ دار تو روزے کھول کر مُردوں کی طرح پڑ گئے۔ اور جن کے روزے نہیں تھے۔ انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے۔ جانوروں کو باندھا۔ ان کے لئے چارہ وغیرہ کا انتظام کیا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آج

بے روز روزہ داروں سے بڑھ گئے

پس ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اور کوئی نیکی ایسی نہیں۔ جو ہر وقت، ضروری ہو سوائے محبت الٰہی کے۔ یہ ایک ایسی چیز ہے۔ جو کبھی نہیں بدل سکتی۔ باقی سب نیکیاں ایسی ہیں۔ کہ ان میں

تبدیلی کی صورتیں

پیدا ہو سکتی ہیں۔ نماز کسی وقت تو نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ مگر کسی وقت یہی گمراہی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اسی طرح روزہ ہے۔ حج بھی اعلےٰ درجہ کی نیکی ہے۔ مگر کسی وقت یہ بے ادبی کا موجب ہو جاتا ہے۔ صدقہ و خیرات نیکی ہے۔ مگر کسی وقت یہی

تباہی و بربادی کا موجب ہو جاتی ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَاءُوْنَ۔ یعنے جو لوگ اس خیال سے نماز پڑھتے ہیں۔ کہ لوگ دیکھ کر کہیں۔ کہ یہ بڑے نمازی ہیں۔ ان کی نماز لعنتی نماز ہے۔ اور وہ لعنت بن کر نمازی پر گرتی ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ سورج نکلنے اور سورج ڈوبنے کے وقت جو نماز پڑھتا ہے۔ وہ شیطان ہے۔ اسی طرح روزہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو

عید کے روز روزہ

رکھے وہ شیطان ہے۔ گویا ایک دن ایسا آ جاتا ہے جب کھانا پینا مقدم ہو جاتا ہے

اسی طرح حج کے متعلق ہے۔ اور عمرہ کے متعلق بھی کہ وہ زیارت مکہ مکرمہ ہے۔ مثلاً صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو مکہ والوں کے پاس بھیجا۔ کہ انہیں اس بات پر آمادہ کریں کہ مسلمانوں کو عمرہ کر لینے دیں۔ مگر مکہ والوں نے کہا۔ کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور دوسرے مسلمانوں کو تو اجازت نہیں دے سکتے۔ مگر آپ چونکہ آگئے ہیں۔ اور ہمارے رشتہ دار اور مہمان ہیں۔ اس لئے آپ کر سکتے ہیں۔ لیکن حضرت عثمان نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں ہرگز اسے پسند نہیں کرتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ممانعت ہو۔ اور میں عمرہ کروں۔ اب دیکھو۔ ان کے لئے عمرہ یعنی

طواف بیت اللہ کا موقعہ

تھا۔ مگر آپ نے اس سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہیں کر سکتے تو میں بھی نہیں کرتا۔ پھر صدقہ و خیرات ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ یعنی وہ مبذر جو مال و دولت لٹاتے وقت یہ خیال ہی نہیں کرتے۔ کہ وہ کس طرح اندھا دھند خرچ کر رہے ہیں۔ وہ صرف دینا ہی جانتے ہیں۔ ان کو

اخوان الشیطین

فرمایا ہے۔ گویا یہ ثابت ہو گیا۔ کہ نماز بھی شیطانی فعل بن سکتا ہے۔ روزہ بھی۔ اور تبذیر بھی یعنی بے تحاشا خرچ کرنا۔ خواہ صدقہ کے طور پر ہی کیوں نہ دیدیا جائے۔ تو تین نیکیوں کے متعلق تو شریعت اور شارع کے صریح الفاظ سے ثابت ہو گیا کہ اگر بعض وقت وہ فرض ہیں تو دوسرے اوقات میں گناہ کا موجب۔ حج کے متعلق صریح الفاظ میں مثال نہیں ملتی مگر ایسے مواقع ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کا ادا کرنا بھی گناہ ہو جاتا ہو۔ اور ایک بات تو ظاہر ہی ہے کہ حج کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ شرائط مقرر کی ہیں۔ اگر ان شرطوں کے بغیر کوئی حج کرے۔ تو یقیناً وہ شریعت کا حکم پورا کرنے والا نہ ہوگا۔ مثلاً آج کل ہی بعض لوگ حج کے لئے جاتے ہیں۔ اس لئے کہ لوگ انہیں حاجی کہیں۔ ورنہ ان کے اندر حج کے نتیجہ میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں۔ سردی کے موسم میں کوئی غریب اور اندھی بڑھیا گاڑی میں سفر کر رہی تھی۔ اس کے پاس اوڑھنے کے لئے صرف ایک ہی چادر تھی۔ کسی نے اسے اٹھا لیا۔ لیکن جب چادر کھسکی۔ تو وہ سمجھ گئی۔ کہ کسی نے میری چادر اٹھائی ہے۔ اور کہنے لگی۔ کہ بھایا حاجیا۔ یعنی بھائی حاجی صاحب مجھ غریب اندھی کی چادر تو نہ اٹھائیں۔ اٹھانے والے نے چادر تو آہستہ سے رکھ دی۔ مگر کہا۔ کہ مائی یہ بتاؤ تمہیں کیسے پتہ لگا۔ کہ میں حاجی ہوں۔ اس بڑھیا نے کہا۔ کہ اس قدر

سخت سنگدلی

کا کام سوائے حاجی کے کون کر سکتا ہے کہ مجھ ایسی غریب۔ اندھی بڑھیا کی اس قدر سخت سردی کے وقت چادر اٹھا لے جائے۔ پھر میں نے اپنے کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ

سورت کا ایک حاجی

منیٰ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے وقت جو حج کا موقعہ ہوتا ہے۔ اور جب سب حاجی لبیک اللھم لک لبیک کہتے جاتے ہوتے ہیں۔ اردو کے نہایت گندے عشقیہ شعر پڑھ رہا تھا۔ واپسی کے وقت وہ اسی جہاز میں تھا۔ جس میں میں سفر کر رہا تھا۔ میں نے اسے پوچھا کہ آپ کو حج کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ جب کہ آپ حج کے موقعہ پر

عشقیہ شعر

پڑھ رہے تھے۔ تو اس نے کہا کہ ہمارے پاس والی دکان کے بورڈ پر چونکہ حاجی کا لفظ لکھا ہے۔ وہاں خریدار بہت آتے ہیں۔ میرے والد نے کہا۔ کہ تم بھی حج کر آؤ۔ تا ہم بھی

بورڈ پر لفظ حاجی

لکھوا سکیں اور ہمارا بھی سودا زیادہ فروخت ہو۔ اس کی اپنی دینی حالت کا تو یہ حال تھا۔ لیکن جب اسے علم ہوا۔ کہ میں احمدی ہوں۔ تو میں نے خود اسے ایک دوسرے شخص سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں حیران ہوں۔ ایسا شخص جہاز میں پھر رہا ہے اور پھر بھی یہ جہاز غرق نہیں ہوتا۔ گویا اس کے نزدیک احمدیت ایسی بغض والی چیز تھی۔ کہ جس جہاز میں کوئی احمدی سوار ہو۔ اللہ تعالیٰ کو چاہیئے تھا۔ کہ اسے غرق کر دیتا۔ خواہ اس کے ساتھ ہزار اس کے ہم عقیدہ لوگ بھی غرق ہو جاتے۔ پس حج بھی بری چیز ہو سکتی ہے۔ اس لئے مومن کا کام ہے کہ مناسب موقع نیکیوں کی صورت میں تبدیلی کرتا رہے۔ ہاں جو چیز بدلنے والی نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اس کے سوا نماز۔ روزہ۔ حج۔ صدقہ خیرات دیانت۔ امانت۔ اور سچ سب کے استعمال کے مواقع میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے غیبت سچ ہی کا نام ہے۔ مگر چونکہ یہ خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ یہ ایک گناہ

تم ایک شخص کو بعینہ وہی گالی جا کر سناتے ہو۔ جو دوسرے نے تمہارے سامنے اسے دی تھی۔ اور اس میں کوئی غلطی نہیں کرتے تم کہتے ہو۔ فلاں شخص نے کہا تھا۔ کہ زید بڑا خبیث ہے یہ چار الفاظ ہیں۔ جن کے بیان کرنے میں کوئی بچہ بھی غلطی نہیں کر سکتا اور اس کا ایک ایک حرف یاد رکھ سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس قسم کا سچ بولنے والے پر اس کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اس موقع پر خدا تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ کچھ بھی نہ بولو اس نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ کہ جھوٹ بولو۔ بلکہ یہ کہ چپ رہو۔ چپ رہنا اور بات ہے۔ اور جھوٹ بولنا اور۔ تو ہر سچائی خدا تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کا موجب نہیں ہوا کرتی۔ بلکہ کئی سچائیاں جو

فتنہ و فساد پیدا کرنے والی

ہوں۔ ان کا بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب اور اس کی لعنت کا مورد بنا دیتا ہے۔

پس ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے کاموں کے متعلق غور کرتے رہیں۔ اور ان میں

مناسب تبدیلیوں کا خیال

رکھیں۔ اس لئے احباب دعا کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی کرے۔ تا ہم صحیح رستہ پر پہنچنے کی بجائے کسی اور غلطی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت دعاؤں سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ بے شک اسے اپنا سلسلہ بہت پیارا ہے۔ اور جن کو وہ سلسلہ کے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ ان کی مدد بھی کرتا ہے لیکن جب وہ اور اس کے ساتھی دعاؤں میں لگ جائیں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کو اور بھی زیادہ محبوب ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات بھی بہت پیاری ہے کہ میرے بندے مجھ سے مانگیں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ اگر بچہ ماں سے کوئی چیز مانگے نہیں۔ تو وہ اپنے دل میں کڑھتی ہے۔ کہ میرا بچہ مجھ سے کبھی کوئی خواہش نہیں کرتا۔ ساٹھ ستر فی صدی مائیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ جب ان کا بچہ پہلے پہل ان سے کوئی مٹھائی یا پیسہ مانگتا ہے۔ تو وہ اس قدر خوش ہوتی ہیں۔ کہ گویا ساری دنیا کی بادشاہت انہیں حاصل ہو گئی۔ پس اللہ تعالیٰ اس بات سے بھی خوش ہوتا ہے۔ کہ میرے بندے مجھ سے مانگیں۔ اور جب اس سے مانگا جائے تو اس کا فضل بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں

خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں

کہ جماعت کو ترقی حاصل ہو۔ اور اس کے فضل ہم پر بڑھتے جائیں۔

یوم التبلیغ کیلئے ہندی ٹریکٹ

۱۷ مارچ کو غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا رقم فرمودہ مضمون "دہی ہمار اکرشن" ہندی ترجمہ بڑی بڑی جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ احباب اسے حق پسند دوستوں تک پہنچائیں اردو میں بھی ایک نیا ٹریکٹ سب جماعتوں کو

الکتابُ والحکمۃ ۴

بعض مضامین کے متعلّق قرآن مجید سے استدلال

ازحضرت میر محمّد اسمٰعیل صاحب

۳۰۔ عُمر میں کمی بیشی

مسلمانوں میں مشہور ہے۔ کہ عمر مقرر ہوتی ہے۔ ایک ساعت کم وبیش نہیں ہوسکتی۔ حالانکہ قرآن مجید عمر کی کمی بیشی کا قائل ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وما یعمّر من معمر ولا ینقص من عمرہٖ الا فی کتب ان ذالک علی اللہ یسیر (فاطر) یعنی عمر کا معاملہ تقدیر معلق ہے زیادہ بھی ہوتی ہے۔ کم بھی ہوجاتی ہے۔ اور یہ خدا کی آسان تبدیلیوں میں سے ہے مشکل اور مبرم باتوں میں سے یہ بات نہیں ہے ؏

۳۱۔ ذبیح اللہ کون ہے

عیسائی اور یہودی تو حضرت اسحاقؑ کو ذبیح کہتے ہی تھے۔ مگر بعض مسلمان بھی ان کی نقل کرنے لگے۔ حالانکہ قرآن سے حضرت اسمٰعیلؑ کا ذبیح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سورۃ صافّات میں ذبیح لڑکے کا قصہ مفصل بیان کرکے قرآن مجید فرماتا ہے۔ وبشّرناہ باسحاق نبیّاً من الصالحین۔ یعنی یہ اسمٰعیلؑ کا قصہ تھا۔ اس کی جزا میں ہم نے اسحاقؑ کی پیدائش کی بشارت ابراہیمؑ کو دی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ حضرت اسحاقؑ ذبیح نہ تھے۔ بلکہ ذبیح دُوسرا لڑکا تھا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے اس فعل پر خوشنودی کی جزا میں حضرت اسحاق کی بشارت ملی تھی ؏

۳۲۔ طین لازب

سائنس دان اس امر پر متفق ہیں۔ کہ دُنیا میں حیات اور زندگی پہلے پہل مادہ کی اس حالت میں پیدا ہُوئی جسے کولائڈ colloid کہتے ہیں۔ یہ لفظ گویا ترجمہ ہے طین لازب کا۔ انا خلقناھم من طین لازب۔ اسی طرح حماٍ مسنون کے بھی یہی معنی ہیں ؏

۳۳۔ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرنا

لخلق السّمٰوات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون (مومن) یہاں خلق الناس سے خلقِ دجّال اکثر تفاسیر نے مراد لیا ہے۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا ہے۔ مگر ساری آیت ہی اس زمانہ کے متعلق سمجھی جائے۔ تو مطلب بالکل کھل جاتا ہے۔ اور ترجمہ پھر یوں ہوگا کہ مسیح موعود کا نئے آسمان اور نئی زمین کو پیدا کرنا دجال کے خلق سے بہت زیادہ عظیم الشان کام ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے ؏

کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس حوالہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف بابت خلق نیا آسمان اور نئی زمین سے نہ لیا جائے۔ جبکہ پچھلا حصہ اس کا دجال کے متعلق مانا جاتا ہے ؏

۳۴۔ انسانی فطرت ایک خدا چاہتی ہے

انسان کی فطرت ایک خدا کو چاہتی ہے اس کے وجود کی متقاضی ہے۔ اُسے مانگتی ہے۔ اور اس کی محتاج ہے۔ پھر زبانی لفاظی سے اسے روکنا فضول ہے۔ سارا جہان اُسے دل کی گہرائیوں سے مانتا ہے کیونکہ اس کی ضرورت کو بشدت محسوس کرتا ہے پھر چند لوگوں کے زبانی انکار سے کیا ہوتا ہے۔ یہ دلیل قرآن مجید نے ان الفاظ میں دی ہے۔ والذین یحاجّون فی اللہ من بعد ما استجیب لہٗ حجّتھم داحضۃ عند ربّھم وعلیھم غضب ولھم عذاب شدید (شوریٰ) یعنی خدا تعالےٰ کی قبولیت انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اور فطرت انسانی نے اسے قبول کرلیا ہے۔ پھر اس کے بعد خدا کے وجود کی بابت بحث مباحثہ کرنا ہی فضول ہے۔ کیونکہ یہ بحث ہی باطل ہوگی۔ فطرت کی بھوک۔ اور اس کے شدید تقاضے کو کون مٹا سکتا ہے۔ اور یہی خدا کے وجود پر ایک زبردست دلیل ہے ؏

۳۵۔ انفلوئنزا کے متعلق پیشگوئی

سورہ الرحمٰن میں جہاں اور پیشگوئیاں اس زمانے کی ہیں۔ وہاں جنگِ عظیم اور انفلوانزا کی بھی پیشگوئیاں ایک ہی آیت کے اندر موجود ہیں۔ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران یعنی بھیجے جائیں گے تیز شعلے آگ کے۔ اور دُھواں۔ ایسا کہ تم ان کا تدارک نہیں کرسکو گے۔ حدیث میں بھی انفلوئنزا کو دُھواں کہا گیا ہے ؏

۳۶۔ سچّی وحی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی جگہ لکھا ہے۔ کہ سچی وحی جو واقعی خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ وہ صاحب وحی کے دل میں میخ فولاد کی طرح داخل ہوجاتی ہے۔ قرآن مجید میں اس کا حوالہ یہ ہے۔ فانہٗ نزّلہٗ علیٰ قلبک (البقرہ) یعنی اگرچہ وحی الٰہی الفاظ میں ہوتی ہے اور نبی ان الفاظ کو سنتا اور دوسروں تک پہنچاتا ہے مگر اسکے ساتھ وہ دل میں بھی داخل ہوتی ہے۔ برخلاف شیطانی وحی کے کہ وہ کمزور اور صرف لفظ ہی لفظ ہوتے ہیں۔ دل کے اندر نہیں گڑ جاتی ؏

۳۷۔ دفاعی جنگیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگیں دفاعی جنگیں تھیں۔ اور آپ نے پہل نہیں کی تھی اس کو قرآن نے نہایت صاف الفاظ میں بیان کیا ہے۔ الا تقاتلون قوماً نکثوا ایمانھم وھمّوا باخراج الرسول وھم بدءوکم اوّل مرّۃ۔ (توبہ) یعنی تین باتیں کفار نے کی ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت ملی ہے۔ اوّل انہوں نے معاہدات توڑ دیئے۔ دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وطن سے بے وطن کیا۔ تیسرے لڑائی کی ابتدا انہوں نے ہی کی مسلمانوں نے نہیں کی۔ غرض جنگ مجبوری ان وجوہات کے باعث پیش آئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود مکہ سے نہیں نکلے تھے۔ بلکہ کافروں نے حضور کو نکال دیا تھا۔ جیسا کہ فرمایا اذ اخرجہ الذین کفروا (توبہ) یعنی اس نبی کو مکّہ سے کافروں نے نکالا ہے۔ یہ خود نہیں نکلا ؏

۳۸۔ منافق عورتیں

المنافقون والمنافقات بعضھم من بعض (توبہ) سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقوں کی جماعت میں عورتیں بھی برابر کی شریک ہُوا کرتی ہیں۔ اس لئے عورتوں پر بھی ایسی ہی نگاہ رکھنی چاہیئے جیسی مردوں پر ؏

۳۹۔ طوفانِ نوحؑ میں کون غرق ہوئے

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ساری دُنیا غرقِ طوفان نہیں ہُوئی تھی۔ بلکہ صرف حضرت نوحؑ کی قوم کے کفار۔ کیونکہ قرآن نے کہیں نہیں فرمایا۔ کہ ہم نے اس وقت ساری دُنیا غرق کردی تھی۔ بلکہ یہ کہا ہے۔ کہ اغرقنا الذین کذّبوا بآیاتنا۔ یعنی ہم نے ان لوگوں کو غرق کیا جنہوں نے ہمارے نشانات کی تکذیب کی تھی ؏

۴۰۔ سچّے مذہب کی علامات

سچے مذہب میں ہمیشہ۔ اور ہر زمانے میں انوار و برکات اور سلسلۂ وحی و الہام و قبولیتِ دُعا موجود ہوتے ہیں۔ بمقتضائے آیت تؤتی اکلھا کلّ حینٍ باذن ربّھا (ابراہیم) اسی طرح دُنیا میں ہمیشہ اہلِ حق کو دلائل سے غلبہ حاصل رہتا ہے چنانچہ فرمایا:۔ یثبّت اللہ الّذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا۔

فتنوں کے ظہور سے شانِ حضرت محمودؓ کا اظہار

آیت استخلاف میں خلفاء کی جن علامات کا ذکر موجود ہے۔ وہ کبھی غیر حقیقی خلفاءؔ پر منطبق نہیں ہوسکتیں۔ میرے نزدیک جس طرح آیت استخلاف احمدی اور غیر احمدی نزاع کے لئے کلید ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ اور خلافت ثانیہ کے مخالفین کے درمیان فیصلہ کرنے میں محکم بیان ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ غیر مبائعین اور مصری پارٹی سب کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے عقائد کے پھیلانے میں غیر معمولی طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیشہ حوادث اور مشکلات کے باوجود جماعت کی کشتی کو ساحل نجات تک لے جانے میں بے نظیر ناخدا ثابت ہوئے ہیں۔ آپ نے حق کی خاطر کسی خورد و کلاں کی پاسداری نہیں کی۔ بلکہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپکو یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً کا مصداق ثابت کر رہا ہے اس تمکین دین اور خوف کو امن سے بدلنے کی دشمن خواہ کچھ تعبیر کریں۔ اسے کسی سبب کا نتیجہ قرار دیں۔ مگر وہ اس پر اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ یہ چیزیں وقوع پذیر ہوچکی ہیں۔ گویا وہ یہ تو مانتے ہیں۔ کہ خلفاء برحق کی علامات تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں موجود ہیں۔ مگر آپ کے عقائد یا آپ کے اعمال درست نہیں ہیں۔ غیر مبائعین کہتے ہیں۔ کہ آپ کے عقائد غلط ہیں۔ گویا نعوذ باللہ آپ الذین اٰمنوا کے زمرہ میں نہیں مصری پارٹی کہتی ہے۔ کہ عقائد تو آپ کے بالکل درست ہیں۔ مگر آپ کے اعمال صالحہ نہیں۔ گویا نعوذ باللہ آپ وعملوا الصالحات کے مصداق نہیں:۔

میں غور کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وعد اللہ المومنین نہیں فرمایا۔ بلکہ وضاحت اور تشریح کے ساتھ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت بیان فرمایا ہے۔ اختصار کو چھوڑ کر اس موقعہ پر اس طوالت کو کیوں اختیار کیا گیا اس میں کیا حکمت ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ ان الفاظ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دشمنان خلفاء راشدین کو عموماً اور اعداء خلافت ثانیہ کو خصوصاً جواب دیا ہے۔ کہ تم لوگ خلیفہ برحق کو غلط عقائد والا یا ناپاک اعمال والا بتانے میں افترا سے کام لے رہے ہو۔ جس خلیفہ کے ذریعہ تمکین دین ہوا جس کے ذریعہ مسلمانوں کا خوف امن سے بدل دیا گیا جس نے عملاً خدائے واحد کا پرستار ہونا ثابت کر دیا۔ اس کو الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کی جماعت سے کلی یا جزوی طور پر علیحدہ قرار دینا محض غلط اور سراسر باطل ہے۔ اس دلیل سے پہلے خلفاء راشدین کے مخالفوں کی بھی تردید ہو جاتی ہے۔ اور موجودہ خلیفہ برحق کے دشمنوں کے خیالات کا باطل ہونا بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کے ہر لفظ میں حکمت اور اس کے ہر کلمہ میں اسرار پنہاں ہیں

خلافت ثانیہ کے خلاف پہلا فتنہ غیر مبائعین کا تھا جسکا مدعا یہ تھا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے بیان فرمودہ عقائد حقہ کو اسلام اور احمدیت کے خلاف ثابت کریں۔ اور جماعت کو آپ سے برگشتہ کردیں۔ حضور کی زندگی اور نیک کرداری کے متعلق وہ لکھتے ہیں۔

(الف) "اس میں کس ایماندار کو کلام ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب خدا کے مامور اور برگزیدہ کے فرزند۔ صاحب علم۔ صاحب عفت۔ صالح اور نیک اطوار اور ائمۃ الہدیٰ ہونے کے ہر طرح قابل ہیں۔ اور یہ سب فرزند بلاشبہ روحانی اور جسمانی دونوں معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود کی آل ہیں۔ اور ان اللہ معک و مع اھلک کے الہام کے پورے مصداق ہیں۔"

(ب) "پیارے ناظرین ہم آپ کو یقین کلی دلاتے ہیں۔ کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب (سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود) کو اپنا ایک بزرگ اور امیر اور ملجاء و ماوا سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلندیٔ فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کو مانتے ہیں۔ اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علی ما نقول شہید مگر اعتقاد میں فرق ہونے کی وجہ سے ہم ان سے بیعت نہیں کرسکتے۔"

(پیغام صلح ۲۹ مارچ ۱۹۱۴ء)

غیر مبائعین کی ساری کوششوں کے باوجود انہیں ہمیشہ ناکامی سے پالا پڑا۔ اور وہ جو کسی دن کہتے تھے۔ کہ قادیان والوں کے ساتھ جماعت کا بمشکل بیسواں حصہ ہے آج لکھتے ہیں۔ کہ قادیان مرکز ہونے کی وجہ سے ان کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوگئی ہے۔ اور ہم جماعت قادیان کا بمشکل بیسواں حصہ ہو گئے۔

غیر مبائعین کے فتنہ کو روز بروز گھٹتے دیکھ کر شیطان نے ایسے لوگوں کو کھڑا کیا۔ جنہوں نے عقائد کی بجائے اعمال پر طعن کر کے خلافت ثانیہ کا مقابلہ کرنا چاہا آٹھ نو برس قبل مستریوں کا فتنہ اسی انگیخت کا نتیجہ تھا۔ وہ فتنہ بھی دب گیا۔ تب منافقین نے کہا کہ مستریوں کی وجاہت نہ تھی۔ ان کی حیثیت نہ تھی۔ اس لئے اس کام کے لئے کسی بڑے کہلانے والے آدمی کو کھڑا کیا جائے۔ چنانچہ شیخ مصری صاحب نے مستریوں کا پس خوردہ لے کر ایک ڈھونگ رچایا۔ اور چاہا۔ کہ جو پہلے دشمن نہیں کرسکے۔ وہ کر کے دکھائیں۔ بلکہ اس نے پیغامیوں یا مستریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شائع کیا۔ کہ وہ اس لئے ناکام رہے ہیں۔ کہ وہ کسی دنیوی غرض کے ماتحت یا انتقامی جذبہ کے ماتحت اٹھے تھے۔ لیکن میں کامیاب ہو کر رہوں گا۔ غرض شیخ مصری صاحب کا فتنہ اعمالی فتنہ ہے چنانچہ خود شیخ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو لکھا۔

"دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو بجز اس جماعت کے جس نے آپکو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے۔"

(اشتہار جماعت کو خطاب صہ ۲) اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ شیخ مصری صاحب کے نزدیک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے عقائد صحیح اور آپ کی تعلیم بالکل درست ہے۔ گویا شیخ صاحب کو حضور کے عملوا الصالحات کا مصداق ہونے میں کلام ہے

اگر ہم ان دونوں دشمنوں کے بیان پر یکجائی نگاہ ڈالیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ دشمن کی گواہی کی رو سے بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کے مصداق ہیں۔ ہاں اول الذکر دشمن پہلے حصہ کو دشمنی کی نذر کر رہا ہے۔ اور ثانی الذکر دشمن دوسرے حصہ کا انکار محض عداوت کی بناء پر کر رہا ہے۔ ع

گل است سعدی و در چشم دشمناں خار است

اہل پیغام کی شہادت کی رو سے آپ کی زندگی پاکیزہ اور مطہر ہے۔ اور کیوں نہ ایسا ہو جبکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند اور الٰہی نوشتوں کے مطابق پیدا ہونے والے ہیں۔ اور مصری پارٹی کی شہادت کی رو سے آپ کے عقائد اور تعلیم صحیح ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی نظر میں یہ دونوں باتیں اپنے کمال کی صورت میں آپ میں موجود ہیں۔ اور اسی لئے تو آپ دشمنوں کے محسود بن رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے عقیدہ پر قرآن مجید کی بیان کردہ علامات اور واقعات گواہ ہیں۔ اور غیر مبائعین یا مصری پارٹی کے باہم متناقض بیانات پر نہ آسمانی شہادت ہے نہ زمینی گواہی۔ آیت استخلاف کا ہر لفظ نہایت پر حکمت اور با موقعہ ہے۔ اور فقرہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت خلافت ثانیہ کی حقانیت پر محکم دلیل ہے۔ اے کاش غیر مبائعین اور مصری پارٹی غور کریں۔

غیر مبائعین کے فتنہ سے مسئلہ نبوت واضح ہوگیا۔ حتیٰ کہ اس میں شیخ مصری صاحب کو بھی شک نہیں۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ مصری فتنہ سے مسئلہ خلافت اور خلافت کا مقام اس قدر منکشف ہوگا۔ کہ صدیوں تک اس میں شبہ کی گنجائش نہ رہے گی۔ اس لئے اگرچہ ہم ان فتنوں کو چاہتے نہیں۔ مگر ان سے گھبراتے بھی نہیں۔ ایک بزرگ فرماگئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے متعلق

ایک معزز غیر احمدی کے بیان کردہ چشم دید حالات

میں موضع انوہ ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ میرے والد صاحب مرحوم ایک فقیر طبیعت انسان تھے۔ چونکہ ان کو زمرہ صوفیا سے خاص لگاؤ تھا۔ اس لئے حضرت مولانا نورالدین صاحب مرحوم سے بھی ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔

والد صاحب نے مجھے مولانا صاحب کے پاس طبی درس لینے کے لئے بھیجا لیکن حضرت مولانا نورالدین نے میری خواہش کے مطابق مجھے سکول میں انگریزی تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دے دی اس طرح ۱۹۰۸ء سے سال ۱۹۱۱ء تک قادیان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ قادیان میں مجھے کم لوگ جانتے ہیں۔ کیونکہ میں ہندوؤں کے محلہ میں لالہ داتارام کے مکان میں کرایہ پر رہتا تھا۔ اور طبعی طور پر گوشہ نشین تھا۔ اس وقت میں ریلوے سٹیشن پشاور پر بسلسلہ ملازمت متعین ہوں اور میرے معزز دوست شیخ عبدالغنی صاحب احمدی بھی اسی سٹیشن پر تشریف رکھتے ہیں۔ ۱۹ر فروری ۱۹۳۰ء کو ہم دونو کو ایک سرکاری کام کے لئے راولپنڈی جانا پڑا۔ اور اثناء سفر میں عام بات چیت کے دوران میں قادیان کا ذکر آ گیا۔ اور انسانی فطرت کے مطابق مجھے وہ تمام منظر سامنے نظر آنے لگے۔ میں نے ضمناً اس وقت کے چند واقعات کا شیخ صاحب کے سامنے ذکر کیا۔ شیخ صاحب بہت محظوظ ہوئے اور نہایت توجہ اور از حد دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور ہر وقفہ کے بعد نہایت محبت بھری آرزو سے مجھے فرماتے کہ اس وقت کی کوئی اور بھی بات یاد ہو تو سناؤ۔ میں نے جو کچھ مجھے یاد آیا۔ بیان کرنے سے دریغ نہ کیا اب وہ اسی دن سے مُصر ہیں کہ میں وہ واقعات لکھ کر دیدوں۔ اس لئے ذیل میں وہ واقعات مختصراً سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔

——— (۱) ———

میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مدت تک دیکھا۔ ان کے ساتھ نمازوں میں شامل ہوتا رہا۔ گو مجھے احمدی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ لیکن مجھے آپ کے خاندان سے بہت محبت اور ہمدردی ہے جس کی وجہ غالباً یہی ہے۔ کہ میں بچپن میں وہاں رہا ہوں۔ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب اس وقت نوجوان طالب علم تھے مرزا صاحب کی وفات لاہور میں ہوئی اور ان کی نعش مبارک میرے سامنے قادیان میں آئی۔ اور باغ میں رکھ کر سب کو چہرہ کی زیارت کرانے کے بعد دفن کر دی گئی۔ اسی باغ میں مولانا نورالدین صاحب نے ایک درد آمیز لہجہ میں مختصر سی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ جو کشش مرزا صاحب میں پیدا ہوئی تھی۔ جس کی طاقت سے ہم سب یہاں کھنچے آئے ہیں۔ وہ کشش تو مجھ میں نہیں پھر نہ معلوم خدا تعالٰے نے ان کی خلافت کیلئے مجھے کیوں منتخب کیا۔ اور اس خدائی امانت کا بوجھ میری کمزور کمر پر کیوں رکھ دیا حالانکہ آپ کا فرزند میاں محمود آپ کے زیر سایہ کافی تعلیم و تربیت پا چکا تھا۔ اور ہر طرح سے اس امر کا اہل تھا۔ یہ بات کہنے کے ساتھ ہی مولوی صاحب رو پڑے۔ اور ان سے متاثر ہو کر سامعین بھی رو پڑے اس مجمع میں دیگر بے شمار آدمیوں کے علاوہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بھی تھے

——— (۲) ———

پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ سوال اٹھا کہ خلیفہ کمیٹی کے ماتحت رہے۔ یا کمیٹی خلیفہ کے ماتحت اسی اثناء میں ایک دن حضرت مولوی نورالدین صاحب نے صبح کی نماز مسجد مبارک میں پڑھائی۔ اور بطور قرأت سورۂ نوح پڑھی۔ اور سلام پھیر کر معاً مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بڑے جلال سے فرمایا کیا تم کو میری ضرورت نہیں ہے؟ اس جملہ کا لوگوں پر بہت اثر پڑا۔ اور بعض تو کھڑے ہو کر خوف زدہ حالت میں کہنے لگ گئے۔ حضور ضرورت ہے۔ ضرورت ہے ضرورت ہے۔ جن میں سے شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم خاص طور پر مجھو یاد ہیں پھر دوسری دفعہ مولوی صاحب نے اسی جذبہ سے کہا۔ کیا تمہارا گمان ہے۔ کہ خلافت تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اور خلیفہ بنانا تمہارا کام ہے؟ اس کا جواب بھی اسی خوف زدہ حالت میں یہ تھا۔ کہ حضور نہیں۔

پھر مولوی صاحب نے فرمایا۔ یاد رکھو یہ باتیں محض خدا کے فضل سے وابستہ ہیں۔ اور انسانی نصرت سے بالاتر ہیں۔ سابقہ قوموں کے حالات کا غور سے مطالعہ کرو۔ اور خدا کے قہر سے بچو۔ مجھے کسی کا ڈر نہیں۔ میں مومن ہوں۔ اور مومن خدا کے سوا کسی سے خوف نہیں کھاتا۔ مجھ سے خلافت وہی لے سکتا ہے جس نے مجھ کو دی ہے۔ تم میں سے کسی نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا اور نہ تم خلافت لے سکتے ہو۔ خلافت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ وہ اپنے فضل سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔

——— (۳) ———

مولانا نورالدین صاحب کے دوران خلافت میں اکثر دیکھا گیا۔ کہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب مولوی صاحب کے مطب میں آ کر حدیث کا درس لیا کرتے تھے۔

پھر ایک رمضان شریف میں مولوی صاحب مسجد مبارک میں معتکف ہوئے درس تدریس کے بغیر ان کا وقت گزرنا ان کے لئے گراں تھا اس لئے انہوں نے اعتکاف کی حالت میں بھی احادیث اور مثنوی مولانا روم کا درس جاری رکھا۔ اس مثنوی کے درس میں بھی میاں محمود احمد صاحب شامل ہوا کرتے تھے۔ میاں صاحب سے مولوی صاحب کو بہت محبت تھی اور بیحد احترام منظور تھا۔ ایک دن جب مولوی صاحب گھوڑی سے گرنے کی چوٹ کی وجہ سے علیل تھے۔ مگر کسی قدر اچھی حالت میں تھے۔ تو ایک چھوٹے سے غالیچہ پر ایک پتلی سی رضائی یا لوئی لے کر تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہاں سے اٹھ کر اسی کمرے کی چٹائی پر ذرہ دور جا بیٹھے پتہ نہیں کس کام کیلئے وہاں گئے۔ اور پھر وہیں چند منٹ بیٹھے رہے۔ اور ان کی سابقہ مسند خالی تھی۔ اور وہ رضائی یا لوئی حلقہ باندھے مسند پر پڑی تھی جس طرح آدمی فرش پر رضائی اوڑھ کر بیٹھا ہوا ہو۔ اور پھر رضائی کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے تو رضائی یا لوئی کا مسند پر حلقہ سا بن جاتا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں سے ابھی کوئی اٹھ کر گیا ہے۔ مولوی صاحب کی نشستگاہ اسی طرح خالی پڑی تھی۔ اور مولوی صاحب خود ذرہ فاصلہ پر تشریف فرما تھے۔ اور خواجہ کمال الدین سے باتیں کر رہے تھے۔ اتنے میں میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب آ گئے۔ تمام کمرے میں صرف چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ صرف مولوی صاحب کی چھوٹے سے غالیچہ والی مسند تھی۔ مولوی صاحب نے میاں صاحب کو فرمایا۔ کہ آپ وہاں میری جگہ پر بیٹھ جائیں۔ اس وقت میاں صاحب بالکل نوعمر تھے آپ خاموش رہے۔ اور پاس ادب کی وجہ سے مولوی صاحب کی نشست پر نہ بیٹھے۔ مولوی صاحب نے پھر فرمایا۔ اور ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا۔ کہ وہاں بیٹھ جاؤ۔ پھر بھی میاں صاحب نے تامل کیا۔ پھر مولوی صاحب نے سہ بارہ فرمایا۔ اور ساتھ ہی خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی کہا۔ کہ میاں صاحب بیٹھ جاؤ۔ پھر میاں صاحب اس مسند پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب کے اس اصرار سے۔ حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ اور انہوں نے یقین کر لیا۔ کہ مولوی صاحب انہیں اپنا خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ یہ واقعہ ۱۹۱۱ء کا ہے ؛

خاکسار

سید صادق علی شاہ گیلانی ریلوے سٹیشن پشاور شہر

مویشیوں میں متعدی امراض کے پھیل جانے کے خدشات

صاحب ڈائرکٹر محکمہ ویٹرنری پنجاب نے مویشیوں کے متعدی امراض کے متعلق مندرجہ ذیل تخمینہ بابت عرصہ مختتمہ اگست ۱۹۳۸ء واقفیت عامہ کیلئے ارسال کیا ہے

موک:۔ یہ مرض حسب معمول اپنے دورہ کے مطابق صوبہ کے بیشتر اضلاع میں پھیل رہا ہے اور اغلب ہے کہ جب میلوں اور چرائی کے موقع پر مویشیوں کی وسیع پیمانہ پر نقل و حرکت ہوگی۔ تو بیماری زیادہ شدید صورت اختیار کرے گی۔ لہذا مالکوں کو چاہیئے کہ جب ان کے دیہات میں بیماری پھوٹ نکلے تو اپنی حفاظت کے لئے قریب ترین ویٹرنری ہسپتال کے ویٹرنری اسسٹنٹ یا سرجن کو بلا توقف اطلاع دینے میں خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ بیماری کے پھیل جانے اور بے قابو ہو جانے سے پیشتر اس کے متعلق انسدادی تدابیر اختیار کی جاسکیں۔ موک کے متعلق انسدادی تدابیر کے طور پر مویشیوں کو محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ ان کے جسم میں بذریعہ پچکاری ایک خاص زہر مرکب داخل کیا جاتا ہے۔ یہ مرکب پنجاب ویٹرنری کالج لاہور میں تیار کیا گیا ہے۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اور اسے قسمت ہائے لاہور اور جالندھر اور انبالہ نیز قسمت ہائے ملتان و راولپنڈی کے بعض ضلعوں میں وسیع پیمانہ پر برتا جا رہا ہے۔ مالکان مویشی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ یا ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن سے مشورہ کریں۔

گلگھوٹو:۔ توقع ہے کہ یہ بیماری صوبہ کے قریباً سارے اضلاع میں خاص کر سیم زدہ نشیبی رقبوں اور دریائی علاقوں میں رونما ہوگی۔ اور غالباً برسات کے شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد شدید صورت اختیار کرے گی۔ مالکان مویشی کو چاہیئے کہ وہ اپنے مویشیوں کو ٹیکہ لگوانے کے متعلق اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ یا اسسٹنٹ سرجن سے مشورہ کریں۔

منہ اور کھر کی بیماری:۔ توقع ہے کہ یہ مرض صوبہ کے قریباً کل اضلاع میں پھیلے گا قریہ بہ قریہ گھومنے والے سوداگر مویشی فروخت کرنے کی غرض سے انہیں ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کو لے جاتے ہیں اور میلوں پر جب مویشی آتے ہیں اور واپس جاتے ہیں۔ اس سے مرض پھیلنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس بیماری کے انسداد کے لئے جو اس قدر کثرت سے پھیلتی ہے اور زمینداران پنجاب کے لئے عظیم اقتصادی نقصان کا موجب ثابت ہوتی ہے نہایت قابل عمل طریق یہ ہے۔ کہ مویشیوں کے کھروں کے لئے اس سستے سے غسل خانہ سے کام لیا جائے۔ جو حکمانہ نمونہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ مالکان مویشی کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ منہ اور کھر کی بیماری اور اس کے علاج کے متعلق محکمہ ویٹرنری کا تیار کردہ پمفلٹ جو صوبہ کے مشہور اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اپنے قریب ترین ویٹرنری اسسٹنٹ یا ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن سے طلب کریں۔

تمرا:۔ ممکن ہے۔ یہ مرض نشیبی علاقوں میں سے کسی ایک علاقہ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد نمودار ہو۔ لیکن جولائی اور اگست میں تمرا کے موسم کے ساتھ ہی ممکن ہے۔ کہ یہ مرض اضلاع شیخوپورہ۔ گورداسپور۔ ہوشیارپور۔ گوجرانوالہ۔ ڈیرہ غازی خان اور ڈویژن ہائے راولپنڈی اور انبالہ کے قریباً جملہ اضلاع کے نشیبی علاقوں میں کثرت سے پھیلے گا۔ زمینداروں کو تاکیدی مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ بیماری کے ابتدائی ایام میں اپنے بیمار مویشیوں کو ویٹرنری ہسپتالوں میں لے جائیں۔ اور شفایابی کے لئے علاج کے بعد کم از کم ۴ ہفتوں تک مویشیوں کو آرام کرنے دیں۔

کرمی امراض۔ جگر میں کیڑے پڑ جانے کی بیماریاں

ممکن ہے یہ امراض صوبہ کے ایسے اضلاع کی بھیڑ بکریوں میں پھیل جائیں جو دریا کے قریب واقع ہونے کے باعث دبا زدہ ہو یا ایسے علاقوں میں جو سیم زدہ ہوں اور جہاں پانی جمع ہو جاتا ہو۔

مالکان مواشی کو مشورہ

ان تخمینوں میں مالکان مواشی کو بار بار مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان سہولتوں سے مستفید ہوں جو محکمہ ویٹرنری کی جانب سے اس غرض سے مہیا کی گئی ہیں کہ ان کے مویشی۔ بھیڑیں اور بکریاں وغیرہ ان امراض سے محفوظ رہیں۔ جن کے باعث جانور تندرست نہیں رہ سکتے یا کمزور رہتے ہیں۔ اور مالکوں کے لئے کثیر نقصان کا موجب ثابت ہوتے ہیں۔ محکمہ مذکور کی طرف سے صوبہ میں ۳۰۴ باقاعدہ اور مستقل ویٹرنری ہسپتالوں اور قریباً ۱۰۰ سفری شفاخانوں کا جال سا پھیلا ہوا ہے۔ جہاں زمینداروں کو وبائی امراض کے نمودار ہونے پر مفت اور فوری امداد مل سکتی ہے۔ مالکان مواشی کے ذاتی مفاد کا تقاضا ہے کہ وہ محکمہ مذکور کی طرف سے مہیا کردہ سہولتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

بعدالت ہائیکورٹ لاہور

ابتدائی سول کیس ۳ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دربارہ میڈنز لمیٹڈ لاہور اور بردرخواست سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ان کونسل معرفت کمشنر آف انکم ٹیکس پنجاب صوبہ سرحد اور صوبہ دہلی زیر دفعہ ۱۶۲ و ۱۶۳ آف دی انڈین کمپنیز ایکٹ برائے دیوالیہ قرار دئے جانے کمپنی ہذا

برائے اطلاع جملہ متعلقین

بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا کمپنی کو دیوالیہ قرار دئے جانے کے متعلق ۳ر جنوری ۱۹۳۸ء کو سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا معرفت کمشنر آف انکم ٹیکس پنجاب۔ صوبہ سرحد اور صوبہ دہلی کی طرف سے جو کمپنی ہذا کے قرضخواہوں میں سے ہیں دی گئی ہے۔ اور عدالت ہذا نے اس کی سماعت کے لئے **۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء** کی تاریخ مقرر کی ہے۔ اگر کمپنی ہذا کا کوئی اور قرضخواہ یا حصہ دار کمپنی ہذا کو مذکورہ بالا ایکٹ کے ماتحت دیوالیہ قرار دئے جانے کی مخالفت کرنا چاہے۔ تو اسے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اپنے مختار کے سماعت کے وقت عدالت ہذا میں پیش ہونا چاہیئے۔ اگر کوئی قرضخواہ یا حصہ دار مذکورہ بالا درخواست کی نقل حاصل کرنے کے لئے درخواست کرے اور ضروری اخراجات ادا کردے تو اسے نقل مہیا کی جا سکتی ہے۔

ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر لاہور کی مہر اور میرے دستخطوں کے ساتھ ۲۳ر فروری ۱۹۳۸ء کو جاری کیا گیا۔

بحکم آنریبل ججز — کے۔ سی دیب ڈپٹی رجسٹرار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لکھنؤ ۲۷ فروری - مسٹر گاندھی کی مصالحانہ روش کے اور وائسرائے ہند کے تدبر سے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر یو۔پی اور بہار میں پیدا شدہ آئینی الجھن کو مکمل طور پر سلجھے ہوئے ابھی دو دن بھی نہیں ہوئے۔ کہ ایک اور معاملہ پر اسی قسم کی نازک سیاسی صورت حالات پیدا ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ یو۔پی کانگرس منسٹری نے لوکل سیلف گورنمنٹ کے ایڈمنسٹریشن کو خوشگوار اور صحت بخش سفارشات کرنے کے لئے جو ایکسپرٹ کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی رپورٹ پر گورنر اور وزراء میں پھر اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے عین ممکن ہے کہ یہی اختلاف پھر ویسی ہی الجھن پیدا کرنے کا موجب بن جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ نے لوکل سیلف گورنمنٹ ایکسپرٹ کمیٹی کی سفارشات کو مجموعی طور پر قبول کر لیا ہے

ان میں سے بعض دور رس نتائج کی حامل ہیں۔ کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں کہ پولیس کو میونسپل کنٹرول میں دیدیا جائے۔ دیہاتی پنچائتوں کو جوڈیشل اختیارات دیدیئے جائیں۔ نشستوں کے تعین کے ساتھ لوکل بورڈوں میں مشترکہ طریق انتخاب جاری کر دیا جائے۔

پٹنہ ۲۷ فروری - آئینی الجھن کے خاتمہ کے بعد جب وزراء سیکرٹریٹ میں تشریف لائے تو سب سے پہلا کام جو انہوں نے کیا۔ وہ دس سیاسی قیدیوں کی رہائی کا حکم تھا جو انہوں نے دیا۔ اس ہفتہ کے ساری قیدی انڈیمان سے واپس آئے ہوئے ہیں۔

احمد آباد ۲۷ فروری - ریاست لنما میں کسانوں کی تحریک عدم ادائیگی ٹیکس نے نازک صورت حالات پیدا کر دی ہے اس سلسلہ میں آمدہ ایک رپورٹ مظہر ہے کہ آج پولیس کو ستیہ گرہی کسانوں کے بہت بڑے مجمع کو لاٹھی چارج کے ذریعہ منتشر کرنا پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس نے کسان مرد۔ عورتوں اور بچوں پر گولی چلا دی جس کے نتیجہ کے طور پر بہت سے افراد زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک عورت کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

ڈبلن ۲۶ فروری - لنڈن سے واپسی پر ڈی ویلرا نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئرلینڈ سے السٹر کی علیحدگی کو ختم کرنے کے لئے برطانوی گورنمنٹ اور آئرش گورنمنٹ میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کی کامیابی کا امکان نہیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) جرنی مین فٹر (رننگ شیڈز) کلاس I گریڈ II (۸۵ - سال ۲/۵ - ۶۵ Re) کی اسامیوں کے لئے مسلم امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۲) اس وقت پانچ اسامیاں خالی ہیں۔ صرف وہی لوگ درخواست کریں۔ جو کسی منظور شدہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور کالج کے فارغ التحصیل ہوں۔

(۳) درخواستیں امیدوار کی اپنی تحریر میں مقررہ فارم پر بقیمت ۱۰/۰ روپیہ نیچے دئے ہوئے شیڈول کے کالم ۲ میں درج شدہ سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں اور سٹیشن سپرنٹنڈنٹوں سے مل سکتے ہیں۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ یہ فارم بصیغہ رجسٹری یا عام ڈاک سے منگوانے کے لئے سٹیشن ماسٹروں یا سٹیشن سپرنٹنڈنٹوں کو ۱۰/۰ قیمت فارم کے علاوہ پوسٹیج بھی ارسال کریں۔

(۴) درخواستیں جن کے ساتھ عملی ٹریننگ۔ سابقہ تجربہ۔ اکیڈیمک استعداد کیریکٹر اور کھیلوں میں قابلیت کے متعلق سرٹیفکیٹوں کی نقول شامل ہوں۔ بذریعہ ڈاک (ذاتی طور پر نہیں) ۲۸ مارچ ۳۸ء تک ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔ لفافہ کے اوپر یہ الفاظ لکھے جائیں

Applications for Appointment as journeyman fitter (Running Shed

(۵) اگر کسی امیدوار نے مندرجہ بالا ذریعہ کے علاوہ کامیابی کے لئے کسی اور ذریعہ سے کوشش کی۔ تو اسے نہیں لیا جائے گا۔

(۶) جن امیدواروں کی درخواستیں منتخب کی جائیں گی۔ انہیں سلیکشن بورڈ سے انٹرویو کے لئے ہیڈ کوارٹرز آفس این ڈبلیو آر لاہور میں بلایا جائے گا۔ یہ سفر وہ اپنے خرچ پر کریں گے۔ اور اپنے ساتھ اصلی سرٹیفکیٹ بھی لانے ہوں گے۔ باقی تمام درخواستیں فائل کر دی جائیں گی۔ اور ان کے متعلق کوئی مزید خط و کتابت نہیں کی جائے گی۔

(۷) جن امیدواروں کو سلیکشن بورڈ منتخب کرے گا۔ انہیں ملازمت حاصل کرنے سے قبل ایک طبی امتحان کلاس C. T. پاس کرنا پڑیگا۔ اس طبی امتحان کی تفاصیل فارم درخواست کی پشت پر طبع شدہ ہیں۔

ڈویژنل ہیڈ کوارٹر	سٹیشن جن پر فارم برائے فروخت موجود ہیں۔
دھلی	دہلی۔ نیو دہلی۔ پٹیالہ۔ رہتک۔ انبالہ چھاؤنی۔ غازی آباد۔ شملہ۔ بٹھنڈا۔ کرنال۔ سہارنپور۔ راجپورہ۔ مظفرنگر۔ اور میرٹھ شہر
فیروزپور	فیروزپور چھاؤنی و قصور
لاھور	لاہور۔ امرتسر۔ گجرانوالہ ٹاؤن۔ جالندھر شہر۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گورداسپور۔ بٹالہ۔ پٹھانکوٹ۔ کانگڑہ۔ جموں توی اور لدھیانہ۔
راولپنڈی	راولپنڈی۔ نوشہرہ۔ جہلم۔ ملکوال۔ کیمبلپور۔ کندیاں۔ پشاور چھاؤنی۔ لالہ موسیٰ۔ بھکر۔ کالا باغ۔ گولڑہ۔ کوہاٹ چھاؤنی اور سرگودھا۔
ملتان	سانگلہ ہل۔ قلعہ شیخوپورہ۔ ننکانہ صاحب۔ جڑانوالہ۔ ٹانڈلیانوالہ۔ شور کوٹ روڈ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ چک جھمرہ۔ چوہڑکانہ۔ لودھراں۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ مظفر گڑھ۔ سماسٹہ۔ بہاولپور۔ ڈیرہ نواب۔ لیہ۔ محمود کوٹ۔ منٹگمری۔ چیچہ وطنی روڈ۔ حافظ آباد۔ اکال گڑھ۔ خانیوال۔ لائلپور اور میاں چنوں
کراچی۔	کراچی شہر۔ کراچی چھاؤنی۔ کوٹری۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ۔ پاڈیدان۔ روہڑی۔ سکھر۔ خانپور۔ دادو۔ لاڑکانہ۔ شکارپور۔ جیکب آباد اور کیماڑی
کوئٹہ	کوئٹہ۔

نوٹ :۔ فارمہائے درخواست ڈویژنل دفاتر میں نہیں۔ بلکہ ریلوے سٹیشنوں پر فروخت ہوتے ہیں۔

ایجنٹ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔